Subject: 4th Saying of Jesus Christ on the Cross

چوتھا کلمہ

ایلی ایلی لما شبقتنی ؟یعنی اے میرے خُدا اے میرے خُدا تونے مُجھے کیوں چھوڑ دیا؟

متی 27:45-46 اور مرقس 15:34

خُداوند یسوعؔ مسیح کی زبانِ اقدس سے صلیب پر اِرشاد ہوا یہ چوتھا کلمہ ہے جو دوپہر 12 بجے کے بعد کہا گیا جب پورے ملک میں اندھیرا چھا گیا۔اس کلمہ کو لے کر بہت سارے سوال گردش کرتے رہتے ہیں۔ آج خُداوند کے فضل سے ہم ان تمام سوالوں پر غور کریں گے اور برکت پائیں۔

تاریکی کو لے کر لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ تاریکی صرف کسی ایک جگہ تھی، کسی ایک مُلک میں تھی یا تمام رویِ زمین پر تھی؟ تاریکی سے متعلق بہت سارے نظریات بھی پیش کئے گئے ہیں ان پر بھی آج ہم غور کریں گے۔

(45) آیت میں ذکر ہے کہ ''اور دوپہر سے لے کر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا۔'' اُردو ترجمہ میں مُلک لفظ لکھنے سے بہت سارے لوگ خیال کرتے ہیں کہ شاید یہ تاریکی محض ایک مُلک تک محدود تھی۔لیکن اگر ہم نئے عہد نامہ کا اصل متن یعنی یونانی لفظ دیکھیں تو یہ صورت واضح ہو جاتی ہے کہ تاریکی محض ایک مُلک میں تھی یا ساری زمین پر تھی۔یونانی متن میں اس کے لئے لفظ ''gen گین'' استعمال ہوا ہے۔لیکن lexicon لفظ ''ge گے'' ہے جس سے یہ لفظ ''gen گین'' بنا ہے۔اس کے معنی ہیں زمین۔ یہ لفظ نئے عہد نامہ میں 250 مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔خُداوند یسوعؔ مسیح نے خود بھی مبارک بادیوں میں بھی یہ لفظ استعمال کیا ہے (متی 5:5) ''مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارِث ہوں گے۔'' یہاں بھی وہی لفظ استعمال ہوا ہے جو (متی 27:45) میں ہمیں دکھائی دیتا

ہے۔

اس سے ہم اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تاریکی محض ایک ملک یا کسی ایک عِلاقہ تک محدود نہیں بلکہ تمام روئِ زمین پر جہاں جہاں روشنی تھی اندھیرا چھا گیا۔اور یہ اندھیرا12 سے 3 بجے تک رہتا ہے۔نہ صرف اس کا ذکر بائبل مقدس میں بلکہ اس کا تذکرہ رومی تاریخ دان بھی اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ پیلاطس نے بھی تبریاس کوایک خط لکھ کر حالات وواقعات کی رپورٹ دی تھی اس میں بھی اس تاریکی کا ذکر موجود ہے۔

تاریکی ہی کیوں؟

تاریکی عدالت کو ظاہر کرتی ہے۔(خروج10:21-22)میں فرعون کو جن دس آفتوں کا سامنا تھا اُن میں تاریکی بھی شامل تھی۔تاریکی گُناہ کی عدالت کے لئے لائی گئی۔اس کے علاوہ بھی مُختلف حوالہ جات میں ہمیں ایسی تاریکی کا ذکر ملتا ہے(یوایل2:30-31)"اور میں زمین وآسمان میں عجائب ظاہر کروں گا یعنی خون اور آگ اور دھوئیں کے ستون۔اس سے پیشتر کہ خُداوند کا خوفناک روزِ عظیم آئے آفتاب تاریک اور مہتاب خون ہو جائے گا۔"(عاموس5:18)"تم پر افسوس جو خُداوند کے دِن کی آرزو کرتے ہو!تم خُداوند کے دِن کی آرزو کیوں کرتے ہو؟ وہ تو تاریکی کا دِن ہے۔روشنی کا نہیں۔" (مُکاشفہ6:12-17)۔یہ خُداوند کی عدالت کا اِظہار ہے اس کا مطلب ہے کہ بنی نوع انسان نے غلط کیا ہے اور اس کی سزا کا یہ عمل ہے۔اور صلیب پر خُداوند یسوؔع مسیح نے ہمارے گُناہوں کی سزا برداشت کی اور یہ تاریکی اس عدالت کا اِظہار ہے۔

تاریکی سے جُڑی غلط فہمیاں اور ان کا ازالہ:

بہت سارے ناقدین اب اس قدرتی عمل کو ماننے سے گریزاں ہیں۔کیونکہ اگر یہ مان لیا جائے کہ یہ تاریکی خُدا کی مداخلت اور مافوق الفطرت طریقہ سے ہوئی تو یہ خُداند یسوؔع مسیح کے مکمل کفارہ ہونے کا

اقرار کرنے کے مترادف ہے۔مسیحی بائبل مقدس کی روشنی میں اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ یہ تاریکی خُدا کی مداخلت کی بدولت ہے کیونکہ بائبل مقدس تو اس سے پہلے بھی ایسی تاریکی کے کئی ثبوت فراہم کرتی ہے۔(یشوع 10:13)''اور سورج ٹھہر گیا اور چاند تھمارہا جب تک قوم نے اپنے دُشمنوں سے اپنا اِنتقام نہ لے لیا۔کیا یہ آشر کی کتاب میں نہیں لکھا؟اور سورج آسمان کے بیچوں بیچ ٹھہرا رہا اور تقریباً سارے دِن ڈوبنے میں جلدی نہ کی۔''

یہاں آشر کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔وقت تو نہیں کہ میں اس کی وضاحت دوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ بائبل مقدس سے متعلق کوئی ابہام نہ رہے اس لئے مختصراًاس کا تذکرہ کروں گا۔اس کتاب میں کُچھ گیت، یہودیوں کے کُچھ سپاہ سالاروں، ان کے کارناموں اور جنگوں کا ذکر موجود ہے۔یہ کتاب اِلہامی کتابوں میں یعنی canon of Scripture میں شامل نہیں ہے۔بائبل مقدس میں اس کا حوالہ (یشوع 10:12-13)اور(2سموئیل 1:18-27)میں دیا گیا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر اس کا حوالہ دیا گیا ہے تو پھر اسے بائبل مقدس میں شامل کیوں نہیں کیا گیا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کلام کسی انسان کا نہیں زندہ خُدا نے خود اس الہام کو ترتیب کرایا ہے۔یہاں اس کتاب کا حوالہ بھی خدا کی مرضی سے ہی دیا گیا ہے۔نہ صرف آشر کی کتاب کا حوالہ ہے بلکہ اور بھی کتابوں کے حوالہ جات ہمیں مل جاتے ہیں(گنتی 21:14؛ 1سلاطین 4:32؛ 1سلاطین 14:29؛ 1تواریخ 29:29؛ زبور 127,72؛ ططس 1:12؛اعمال 17:28)۔اس کتاب کا حوالہ فقط اسی وقت دیا گیا تھا۔آج اس نام سے کئی کتابیں مارکیٹ میں موجود ہیں۔ان سے گریز کریں۔

(2سلاطین 20:11)میں بھی خُدا نے سورج کو پیچھے ہٹا دیا۔مصریوں پر تاریکی کے واقعہ کا بھی پہلے ذکر ہوا ہے۔پس یہ خُدا کا اختیار ہے اور وہ جب چاہے ایسا کرسکتا ہے۔اس لئے مسیحی خُداوند یسوعؔ مسیح کے کامل کفارہ ہونے پر ایمان اور اعتقاد رکھتے ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ جو خُداوند یسوعؔ مسیح کے مکمل

کفارہ ہونے کا یقین نہیں کرتے وہ کئی غلط فہمیوں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن آج ہم دیکھیں گے کہ یہ سب بِلا جواز ہیں۔

تاریکی سے متعلق غلط نظریات اوران کا ازالہ:

طوفانی ہوا:

اب کُچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اندھیرا ایک طوفانی ہوا کی وجہ سے ہوا تھا جس نے مٹی اور خاک کو ہوا میں بکھیر دیا تھا۔

گہرے بادل:

چند مفسرین اس اندھیرے کی وجہ گہرے بادل بتاتے ہیں۔لیکن مقدس لوقا بیان کرتے ہیں (لوقا45:23)''اورسورج کی روشنی جاتی رہی۔۔۔''

سورج گرہن:

بیشتر لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اندھیرا سورج گرہن کی وجہ سے ہوا تھا۔جب کہ علم فلکیات سے اس بات کی تصدیق نہیں ہوتی۔ بائبل مقدس کے مطابق خُداوند یسوعؔ مسیح یہودی عیدِ فسح کے موقع پر مصلوب ہوئے جو پورے چاند پر منائی جاتی ہے۔علمِ فلکیات کے مطابق سورج گرہن نئے چاند پر لگتا ہے۔

اب حقیقت یہ ہے کہ یہ تاریکی نہ تو طوفانی ہوا کی وجہ سے تھی، نہ گہرے بادلوں کی وجہ سے اور نہ ہی سورج گرہن کی وجہ سے تھی بلکہ یہ زندہ خُدا کی عدالت کی وجہ سے اوراس کی اپنی مداخلت کی وجہ سے تھی۔ صلیب خُدا کی اِلٰہی عدالت کا اِظہار ہےاور یہ تاریکی اس بات کا مُنہ بولتا ثبوت ہے۔آج خُداوند یسوعؔ مسیح کے اس دُنیا میں آنے کا مقصد پورا ہو رہا ہے۔

ایلی ایلی لما شبقتنی ؟یعنی اے میرے خُدا اے میرے خُدا

مقدس متی نے ایلی ایلی جبکہ مقدس مرقس نے (مرقس34:15) میں اِلوہی اِلوہی جیسے الفاظ استعمال

کئے ہیں۔ان کا ترجمہ ہے اے میرے خُدا اے میرے خُدا۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل مقدس متی نے عبرانی میں اور مقدس مرقس نے ارامی میں ان الفاظ کو قلمبند کیا ہے۔مقدس متی نے اپنے قارئین اور مقدس مرقس نے اپنے قارئین کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان الفاظ کا انتخاب کیا ہے۔

صلیب پر کہے گئے کلمات میں سے تین ایسے ہیں جن میں خُداوند یسوعؔ مسیح نے زندہ خُدا کو مخاطب کیا ہے۔

پہلا کلمہ	اے باپ
چوتھا کلمہ	اے میرے خُدا اے میرے خدا
ساتوں کلمہ	اے باپ

یہ (زبور 1:22) کے الفاظ ہیں جو خُداوند یسوعؔ مسیح نے دہرائے ہیں۔پہلے کلمہ میں اے باپ، چوتھے میں اے میرے خُدا اور ساتویں میں اے باپ۔ایسا کیوں ہے؟ چوتھے کلمہ کے خطاب میں یہ تبدیلی مختلف سوالوں کو جنم دیتی ہے۔کیا اب خُدا، باپ نہیں رہا؟ کیا خُداوند یسوعؔ مسیح بیٹا نہیں رہا؟

ایسا نہیں ہے۔اس وقت خُداوند یسوعؔ مسیح اپنے روحانی رشتہ کی نسبت اپنی اِلٰہی ذمہ داری کو پورا کرنے کی غرض سے خُدا کو مخاطب کر رہے ہیں۔خُداوند یسوعؔ مسیح کے یہ الفاظ خُدا باپ کے عادِل منصف ہونے کی تصدیق کرتے ہیں (زبور 11:7) ''خُدا صادق مُنصف ہے۔۔۔'' وہ باپ تو ہے پہلے بھی تھا ابھی بھی ہے اور بعد میں بھی باپ ہی ہے۔اس رشتہ سے انکار تو ممکن ہی نہیں لیکن اس وقت باپ بطور مُنصف، بیٹا بطور کفارہ اور ماحول عدالت کا ہے۔

اگرچہ خُداوند یسوعؔ بے گُناہ ہیں اور بائبل مقدس بارہا اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ اس نے کوئی خطا نہ کی (یسعیاہ 9:53) ''۔۔۔اس کے مُنہ میں ہرگز چھل نہ تھا۔'' (لوقا 4:23) ''پیلاطس نے سردار

کاہنوں اور عام لوگوں سے کہا میں اس شخص میں کُچھ قصور نہیں پاتا۔'' (1 پطرس 1:18-19) ''کیونکہ تم جانتے ہو کہ تُمہارا نکما چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اُس سے تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے۔''

تو بھی خُدا کا کلام گواہی دیتا ہے کہ وہ ہمارے گُناہوں کے لئے قربان ہوا (1 پطرس 2:24) ''وہ آپ ہمارے گُناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تا کہ ہم گُناہوں کے اعتبار سے مر کر راست بازی کے اعتبار سے جئیں اور اُسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی۔'' (رومیوں 4:25) ''وہ ہمارے گُناہوں کے لئے حوالہ کر دیا گیا اور ہم کو راست باز ٹھہرانے کے لئے جِلایا گیا۔'' اور بھی بہت سارے حوالہ جات موجود ہیں کہ وہ اب صلیب پر عدالت کے لئے موجود ہے۔

اگرچہ اُس نے گُناہ نہیں کیا لیکن وہ دوسروں کے گُناہ اپنے لئے ہوئے ہے تو عدالت کے قوانین اس پر لاگو ہیں۔ عدالت میں بیٹا جج یا منصف کو باپ کہہ کر مخاطب نہیں کر سکتا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ باپ اور بیٹے کا رشتہ تو موجود ہے لیکن خُداوند یسوعؔ مسیح اس وقت گُناہوں کا کفارہ دے رہے ہیں اس لئے وہ خُدا کو اگرچہ وہ باپ ہے تو بھی اسے خُدا کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں۔ وہ اپنے باپ کی اَور زیادہ تعظیم اور عزت کر رہے ہیں۔ ثابت کر رہے ہیں کہ اگر خُدا کا کلام خُدا کو مُنصف کے طور پر پیش کرتا ہے تو بیٹا اس کا اقرار کر رہا ہے۔ اس وقت خُداوند یسوعؔ مسیح خُدا کو بطور منصف مخاطب کر رہے ہیں۔

تو نے مُجھے کیوں چھوڑ دیا؟

خُداوند یسوعؔ مسیح کے یہ الفاظ بھی کئی سوالوں کو جنم دیتے ہیں۔ کیا مسیح عالمِ کُل نہیں؟ کیا اب مسیح خُدا نہیں رہا؟ کیا واقعی خُدا نے خُداوند یسوعؔ مسیح کو چھوڑ دیا؟

کیا مسیح عالمِ کُل نہیں؟

بائبل مقدس تو بار ہا اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ خُداوند یسوعؔ مسیح عالمِ کُل یعنی omniscient خُدا ہیں جو سب کُچھ جانتے ہیں۔ نئے عہد نامہ کے کئی حوالہ جات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ سب جانتے ہیں۔ نتن ایل کہتا ہے تو مُجھے کہاں سے جانتا ہے؟ (یوحنا1: 48)۔ چونکہ وہ اپنے پکڑ والے والے کو جانتا تھا (یوحنا13: 11)۔ اب ہم جان گئے کہ تو سب کُچھ جانتا ہے اور اس کا مُحتاج نہیں کہ کوئی تجھ سے پوچھے۔ اس سبب سے ہم ایمان لاتے ہیں کہ تو خُدا سے نکلا ہے (یوحنا16: 30)۔ مقدس پطرس کہتے ہیں اے خُداوند! تُو تو سب کُچھ جانتا ہے (یوحنا21: 17)۔

نئے عہد نامہ میں تقریباً 6 حوالہ جات ایسے ہیں جن میں ذکر ہے کہ اُس نے اُن کے خیال جان کر (متی12: 25)، یسوعؔ نے اُن کی شرارت جان کر (متی22: 18)، اور فی الفور یسوعؔ نے اپنی روح سے معلوم کر کے کہ وہ اپنے دِلوں میں یوں سوچتے ہیں (مرقس2: 8)، مگر اُس کو اُن کے خیال معلوم تھے (لوقا6: 8)، مگر اُس نے اُن کے خیالات کو جان کر اُن سے کہا (لوقا11: 17)، اور اِس کی حاجت نہ رکھتا تھا کہ کوئی انسان کے حق میں گواہی دے کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ اِنسان کے دِل میں کیا ہے (یوحنا2: 25)۔

حیرانی کی بات ہے اتنا کُچھ جاننے کے باوجود اسے کیوں معلوم نہیں کہ اسے کیوں چھوڑا گیا؟ اس بات کو سمجھنے کے لئے میرے پاس دو بڑے مضبوط اور ٹھوس دلائل ہیں۔ (i) خُداوند یسوعؔ مسیح نے باغِ گتسمنی میں دُعا کی تھی (متی26: 39) ''۔۔۔ ہو سکے تو یہ پیالہ مُجھ سے ٹل جائے۔۔۔'' چوتھا کلمہ اس بات کا اِظہار ہے کہ یہ پیالہ نہیں ٹلا۔ یہی وہ جُدائی تھی جسے وہ لینا نہیں چاہتا تھا لیکن بنی نوع انسان کی محبت کی خاطر اس نے وہ پیالہ بھی پی لیا جو وہ پینا نہیں چاہتا تھا۔ خُداوند یسوعؔ مسیح کا یہ کلمہ اس بات کی یقین دہانی ہے کہ واقعی اس کو انسان کا گُناہ اپنے اوپر لینے کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا جیسے (احبار16: 22) ''اور وہ بکرا اُن کی سب بدکاریاں اپنے اوپر لادے ہوئے کسی ویرانہ میں لے جائے گا۔ سو وہ اس بکرے کو بیابان

میں چھوڑ دے۔" اس بکرے کا تو کسی کو پتہ نہیں تھا کہ چھوڑے جانے کے بعد کہاں گیا ہے لیکن خُداوند یسوعؔ مسیح نے تو پورا کام کیا۔

وہ خود تو پہلے بھی جانتے تھے لیکن اس وقت وہ ان لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ یہ نتیجہ نکلا ہے تمہارے گُناہ اوپر لینے کا کہ اپنے باپ سے جُدائی کا پیالہ پی رہا ہوں۔

(ii) اس کلمہ کا context سیاق وسباق بھی اس سوال کا جواب ہے۔ یہ کلمہ تاریکی میں کہا گیا ہے۔ چھوڑے جانے اور تاریکی میں بہت مطابقت دکھائی دیتی ہے۔ خُداوند یسوعؔ مسیح بتا یہ رہے ہیں کہ دورانِ عدالت یہ باپ اور بیٹے کے مابین رفاقت بحال نہیں ہے۔

کیا اب مسیح خُدا نہیں رہا؟

خُداوند یسوعؔ مسیح اب بھی خُدا ہے۔ اُلوہیت اُس سے جُدا نہیں ہوسکتی کیونکہ اگر یہ جُدا ہو جائے تو اس کا وجود ختم ہو جائے گا جو کہ نہیں ہوسکتا۔ وہ اپنے اِلٰہی اِختیار کو کتنا ہی محدود نہ کر لے پھر بھی وہ خُدا ہے۔ خُدا کا کلام اس بات کی تصدیق کرتا ہے (فلپیوں 2:6-8) "اُس نے اگرچہ خُدا کی صورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اِختیار کی اور اِنسانوں کے مشابہ ہو گیا۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہر کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔" دیکھیں اس قدر اپنے آپ کو خالی کر لینے کے باوجود وہ خُدا ہی ہے۔ جو کام بطور کفارہ وہ کرنے آیا تھا وہ اپنی تمام ذمہ داری پوری کر رہا ہے اور بطور کامل اِنسان اپنا کفارہ دے رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ خُدا ہے۔

کیا واقعی خُدا نے خُداوند یسوعؔ مسیح کو چھوڑ دیا؟

جی ہاں واقعی چھوڑا گیا۔ اگر ہم یہ کہیں کہ نہیں چھوڑا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر عدالت کا کام ادھورا رہا ہے۔ لیکن خُدا کا کلام اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ عدالت کا کام مکمل ہوا ہے اور اس کے بعد جب

خُداوند یسوؔع مسیح نے اپنی جان دی تو ہیکل کا پردہ بھی پھٹ گیا جواس بات کی دلیل ہے کہ جو کام وہ کرنے آیا تھا اسے اُس نے صلیب پر مکمل کیا۔